پیغامِ حج

۱۴۲۲ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِینَ وَالصَّلوٰۃُ عَلیٰ سَیِّدِ الْبَرِیَۃِ مُحَمَّدٍ وَآلِہِ الطّٰاھِرِیْنَ وَعَلیٰ صَحْبِہِ الْمُخْلِصِیْنَ وَالسَّلامُ عَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصّٰالِحِیْن:

خداوندِ عالم کا ارشادِ گرامی ہے: "اِنَّ ھٰذِہٖٓ اُمَّتُکُمْ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً وَّ اَنَا رَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْنِ." (۱) حجِ بیت اللہ کا دلکش وروحانی اور دینی وعرفانی منظر ایک بار پھر ہماری نگاہوں کے سامنے موجود ہے۔ یہ مقدس سفر دنیا کے تمام مسلمانوں کی دلی تمنا اور ان لوگوں کے لئے حق وصداقت اور بہشت کا راستہ ہے جو اس پر گامزن رہنے کے متمنی ہیں۔ امسال پھر دنیا کے مختلف علاقوں میں زندگی بسر کرنے والے صالح بندگانِ خدا کو مسلمانوں کے اس مقدس الٰہی اجتماع میں شرکت کا شرف حاصل ہوا ہے۔ عبادت وبندگی کی نورانی فضا میں پوری طرح غرق ہوجانا، صدرِ اسلام کی یادوں کو تازہ رکھنا اور عزت وعظمت نیز فلاح وبہبود کی علامتوں کی جستجو میں ہمہ تن سرگرم رہنا، جس نے زمین کے اس خطے کو تاریخ کے بلند آسمانوں میں ایک تابناک خورشید کی طرح

درخشاں بنادیا ہے' یہ حق وہدایت کے تشنہ مگر ہوشیار مسافر کے قلب وذہن کو حاصل ہونے والے ابتدائی فضائل وکمالات ہیں۔

یہ وہ عظیم ومقدس مقام ہے جہاں وقتی طور پر ہی سہی مگر ہر قسم کے مادّی تعلقات' آلودگیوں' غفلتوں نیز لباس وزیورات کی چمک دمک سے انسان کا رابطہ منقطع ہوجاتا ہے اور احرام کا سفید کپڑا پاکیزگی' طہارت اور یکسانیت کو ان لوگوں کے دلوں پر غالب کردیتا ہے اور دیکھنے' سننے اور سمجھنے کا وہ راستہ صاف دکھائی دینے لگتا ہے جو ابدی نجات حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ علم ومعرفت اور اسلامی اخوت وبرادری کے شگوفے کھل جاتے ہیں اور الٰہی ہدایت ورہنمائی کا جلوہ نمایاں ہوجاتا ہے۔

امتِ اسلامیہ کا یہ عظیم اجتماع ''خداپرست'' اور ''عوام پسند'' ہونے کی ایک تجربہ گاہ ہے۔ یہی وہ مقدس جگہ ہے جہاں انسان خود پرستی کے جھوٹے اور شرک آلود مظاہر سے علیحدگی اختیار کرتے ہوئے الٰہی اور حقیقی ذات سے وابستہ ہوجاتا ہے۔ یہ طاغوتیت' آمریت اور اور شیطانیت سے برائت وبیزاری اختیار کرتے ہوئے لشکرِ رحمان سے وابستہ ہونے کی جگہ اور: ''اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ۔'' (۲) کو عملی جامہ پہنانے اور: '' اَنَّ اللّٰہَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَ رَسُوْلُہٗ۔'' (۳) کا عملی جواب فراہم کرنے کا مقام ہے۔ یہ امتِ واحدۂ اسلامی کی جلوہ نمائی اور مسلمانوں کی انسانی طاقت ومعنوی عزت کے مظاہرے کی جگہ ہے۔ آج پیغمبر رحمتؐ کی آواز ہمیشہ سے زیادہ واضح لفظوں میں سنائی دے رہی ہے۔ دعوتِ اسلامی کی آواز درحقیقت عدالت' آزادی اور نجات کی طرف دعوت ہے' جو آج زوردار انداز میں سنائی دے رہی ہے۔ ایک طرف خودغرضی' ظلم اور آنسوؤں سے چھلکتی ہوئی کالی رات کے ٹکڑے ہیں اور دوسری طرف جہالت' خرافات اور مکروفریب کی فراوانی ہے۔ ایسے گھٹن زدہ ماحول میں انسان پہلے سے کہیں زیادہ نجات کی روشنی کا محتاج اور عدل وانصاف' صلح وسلامتی اور اخوت وبرادری کا پیاسا ہے۔ آج ''تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَ بَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ۔'' (۴) کی ملکوتی آواز درحقیقت دولت

اور طاقت کے خداؤں کی اعلانیہ تردید اور ظلم کے خلاف صف آرائی کا درجہ رکھتی ہے اور یہی آواز اسیروں اور مظلوموں کو زیادہ اچھی لگتی ہے اور: "اِنَّ اللہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْر." (۵) کی نوید ان لوگوں کو خوشی اور امید سے نہال کر دیتی ہے۔ یہی لوگ درحقیقت ان الہامات اور الٰہی پیغامات کے پہلے مخاطب و مصداق ہیں۔ اسلامی بیداری نے دنیائے اسلام کے مشرقی اور مغربی علاقوں میں غیر معمولی جوش پیدا کر دیا ہے اور ان لوگوں میں اسلامی شناخت اور شخصیت کا احساس دوبارہ پیدا ہوگیا ہے۔ سرزمینِ ایران میں اسلام کا پرچم لہرا رہا ہے۔ اسلامی تعلیمات اور ان سے تمسک کے ذریعے مظلوم فلسطینی عوام نے صہیونیت کے اونچے منصوبوں کو مایوسی اور ناامیدی میں تبدیل کر دیا ہے۔ اسلامی ممالک میں ہمارے نوجوان میدانِ جنگ میں داخل ہوچکے ہیں اور طاغوتی اور غاصبانہ طاقتوں کے خلاف اپنی مسلسل جدوجہد کے ذریعے انھیں اپنے اسلامی مقاصد کو پورا کرنا ہے اور یہ لوگ عالمی استکباری طاقتوں کے خلاف ایک بڑا خطرہ پیدا کر چکے ہیں۔ آج صہیونی اور سامراجی ذرائع ابلاغ کی جانب سے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف الزامات اور بے بنیاد پروپیگنڈوں کا سیلاب سا امنڈا ہوا ہے اور اس کا سب سے بڑا نشانہ اسلام کے بہادر اور جانباز فداکار ہیں؛ جن کی مسلسل جدوجہد کے نتیجے میں اسلام اور مسلمان مجاہدین کے خلاف عالمگیر پروپیگنڈوں کے باوجود ہمارے پیغمبر عظیم الشانؐ کے خالص اسلامی و محمدی افکار و عقائد سے ساری دنیا واقف ہوچکی ہے اور دنیا والوں کے سامنے اسلام کا حقیقی چہرہ آہستہ آہستہ واضح ہوتا جا رہا ہے اور دھیرے دھیرے ساری دنیا کو اس حقیقت کا بخوبی علم ہو جائے گا کہ اسلام انصاف و آزادی اور نجات و رستگاری کا مذہب ہے اور اس مذہب میں فکر و دانش اور عقل و منطق کو نمایاں حیثیت و اہمیت حاصل ہے۔ اسلام مذہبِ زندگی ہے جو عزت، احترام اور آزادی سے محروم زندگی کو موت سے تعبیر کرتا ہے۔ اسلام منطق و عقلانیت کا مذہب ہے، لیکن اس نے تعصّبات سے وابستہ ان گمراہ کن خیالات کی شدید مخالفت اور تردید کی ہے جن کے پیرو خدا کے پیغمبروں کو مجنون کہا کرتے تھے۔ اسلام اتحاد، برادری اور عالمی صلح کا مذہب ہے، لیکن ان ظالموں کے ساتھ مظلوموں کے اتحاد

کی سخت تردید اور ممانعت کرتا ہے جو مسلمانوں کے خلاف خیانت کرتے ہوئے مظلوموں کے جنازے کے پاس کھڑے ہو کر نہایت گرمجوشی کے ساتھ ظالم سے ہاتھ ملانے میں قطعاً تکلف نہیں کرتے۔ اسلام حقیقت پسندی اور احساسِ ذمے داری پر مبنی مذہب ہے' لیکن حقیقت پسندی کے نام پر ظلم و بربریت کو ہرگز برداشت نہیں کرتا' بلکہ اس کو گناہ سے تعبیر کرتا ہے۔ اسلام ہمیشہ باقی رہنے والے اصول و احکام کا مذہب ہے' لیکن یہ متعصّبانہ' متشددانہ اور غیر استدلانہ اصولوں کی اعلانیہ تردید بھی کرتا ہے۔ اسلام اجتہاد و ایجاد اور نو آوری و نوفکری کا دین ہے' لیکن یہ بدعت و انحراف آمیز دینی افکار کی تردید کرتا ہے۔ اسلام عفو و درگزر اور اغماض و چشم پوشی کا مذہب ہے' لیکن یہ ظلم اور ذلت برداشت کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اسلام تہذیب و تمدن' علم و دانش اور ترقی و خوشحالی کا مذہب ہے' لیکن اس علم کو مکمل جہالت اور بربریت سے تعبیر کرتا ہے جس کے ذریعے انسان کی تمدنی نابودی' غارتگری اور بنی نوع انسان کی ذلت و رسوائی کا سامان فراہم کیا جائے۔ اسلام جنگ و جہاد کا دین ہے' لیکن غیر منطقی اور غاصبانہ جنگوں کو کبھی جہاد تسلیم نہیں کرتا۔ اسلام عزت' طاقت اور حاکمیت کا مذہب ہے' لیکن مذہب کو نامعقول اور غیر شریفانہ وسائل کی توجیہ کا باعث نہیں قرار دیتا۔

اسلام انسانوں کی حرمت اور ان کے حقوق کا محافظ ہے' یہ اخلاق اور فضیلت کی ضمانت فراہم کرتا ہے اور صلح و سلامتی کی آواز بلند کرتا ہے۔ درحقیقت وہ لوگ بدترین جھوٹ اور بزدلانہ ترین الزامات کے مرتکب ہیں جو مذہبِ اسلام کو انسانی حقوق' تہذیب و تمدن اور صلح و سلامتی کا مخالف قرار دیتے ہیں اور ان ہتھکنڈوں کو استعمال کرتے ہوئے وہ مسلم قوموں کے خلاف اپنے جلادانہ کرتوتوں کی توجیہ کرنا چاہتے ہیں۔

مسلمان اقوام' علمائے دین' روشن فکرو اور دنیا کے غیرت مند دانشورو اور نوجوانو! فی الحال ملتِ اسلامیہ مختلف النوع دھمکیوں اور اہانتوں کا نشانہ بنی ہوئی ہے اور مطلق العنان عالمی سامراج امریکی حکومت کی سربراہی اور صہیونی حکومت کی دلالی و آتش افروزی کے سائے میں ایک طرف تو امتِ اسلامیہ کے درمیان اختلافات سے بھرپور فائدہ اٹھا رہا ہے۔ ملتِ اسلامیہ فلسطین کی

معرکتہ الآرا کتاب اور انتفاضہ کے عظیم الشان پرچم نے عالمی سامراج کے سیاسی ماہرین کو غضبناک اور دہشت زدہ کر رکھا ہے اور وہ لوگ پاگلوں کی طرح اپنی طاقت کی نمائش کی خاطر فلسطینی مظلوموں پر اندھادھند بمباری اور وحشیانہ سرگرمیوں میں لگے ہوئے ہیں۔۱۱ ستمبر کو نیویارک میں رونما ہونے والے حوادث کی وجہ سے امریکی حکومت کو اپنی طاقت کی نمائش کا بہترین بہانہ حاصل ہوگیا ہے۔ چنانچہ وائٹ ہاؤس کی حمایت اور حوصلہ افزائی کے سائے میں صہیونی حکومت نے فلسطینیوں پر کئے جانے والے مظالم میں کئی گنا اضافہ کردیا ہے۔ افغانستان پر امریکہ کی وحشیانہ بمباری نے امریکی حکومت کے شدت پسند فوجی چہرے سے نقاب الٹ دیا ہے اور یہ انسانیت سوز حوادث روز بروز عالمی فضا کو جنگ، بدامنی، عدم سلامتی اور قتل وغارتگری کی طرف لے جارہے ہیں۔ دہشت گردی کے خلاف جدوجہد اور مشرقِ وسطیٰ میں صلح کا دفاع وغیرہ درحقیقت امریکہ کے توسیع پسندانہ منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کا بہانہ ہے، تاکہ امریکہ دیگر اقوامِ عالم کے مالی ذخائر پر اپنا ناجائز قبضہ جمائے رکھ سکے۔ اس سے بڑی شرمناک بات اور کیا ہوسکتی ہے کہ ایک ایسا ملک جو عرصۂ دراز سے دہشت گردی کی حمایت وپشت پناہی میں سرگرم رہا ہے، ایک ایسا ملک جو دنیا کے دیگر ملکوں میں فوجی بغاوتوں کے منصوبے بنا کر ان منصوبوں کو عملی جامہ پہناتا چلا آیا ہے، ایک ایسا ملک جس کے پاس وسیع پیمانے پر ہلاکت وتباہی پھیلانے والے اسلحوں کا بڑا ذخیرہ موجود ہے، اور ایک ایسا ملک جو دنیا کے خطرناک دہشت گردوں کی حمایت کرتا چلا آیا ہے، وہ دہشت گردی کے خلاف عالمی سطح پر لڑی جانے والی جنگ کی قیادت کا مدعی ہے۔ یہ بات حقیقت کے بالکل برعکس ہے کہ فلسطینی مردوں، عورتوں اور بچوں کا قتلِ عام، فلسطینی مظلوموں کے گھروں کی مکمل تباہی وبربادی، ان لوگوں کو ان کے آبائی وطن سے آوارہ اور دربدر کرنا صلح کی حمایت وحفاظت ہے۔ آخر ان ظالمانہ کرتوتوں کو صلح کا نام کیسے دیا جاسکتا ہے۔

وائٹ ہاؤس کے حکمراں ہمارے اسلامی ملک پر یہ الزام عائد کررہے ہیں کہ وہ مشرقِ وسطیٰ میں صلح وسلامتی کے سلسلے میں رکاوٹیں پیدا کررہا ہے۔ یہ لوگ اس حقیقت سے آج بھی غافل ہیں

کہ ملتِ فلسطین کے جائز حقوق کی تردید وخلاف ورزی اور فلسطینی عوام کے وطن پر غاصبانہ تسلط کو صلح کا نام کبھی نہیں دیا جاسکتا۔ اس ظالمانہ منصوبے کی ناکامی کے لئے کسی قسم کی مداخلت کی چنداں ضرورت نہیں، بلکہ اس ظالمانہ روش کی شکست وناکامی یقینی ہے اور آج فلسطینی عوام کے درمیان پائی جانے والی بیداری وفداکاری اس روش کی ناکامی کی ناقابلِ تردید علامتیں ہیں۔

اسلامی جمہوریہ ایران نے نجات وآزادی اور اعلیٰ تعلیمات وروشن فکری پر مشتمل دینِ مبینِ اسلام کے پرچم کو مضبوطی سے پکڑ رکھا ہے اور قدرت واقتدار کے دعویداروں کی دھمکیوں کی وجہ سے وہ اس پرچم سے دستبردار ہونے والا نہیں ہے۔ اسلامی تعلیمات پر قائم ایران دہشت گردی کو انسانی سعادت وخوشحالی کا دشمن سمجھتا ہے اور امریکہ واسرائیل کی آغوشِ تربیت میں پروردہ دہشت گردوں کے خلاف اپنی جدوجہد کے دوران بھاری قیمت ادا کر چکا ہے۔ پس اسلامی جمہوریہ ایران سامراجی طاقت، دھمکی اور خطرناک چہرے سے مرعوب اور خوف زدہ ہونے والا نہیں ہے ۔ہماری حکومت اور ہمارے عوام اپنے قائدِ عظیم الشان حضرت امام خمینیؒ کی عہد آفریں تعلیم وتربیت کے سائے میں اپنے آزادو عاقلانہ وشجاعانہ مؤقف کی قدر وقیمت سے بخوبی واقف اور اس کا بھرپور دفاع کرتے ہیں، اور امسال ۲۲ بہمن، یعنی انقلابِ اسلامی ایران کی سالگرہ کے موقع پر اپنے ملک گیر اور عظیم الشان مظاہروں کے ذریعے ان لوگوں کے بے بنیاد الزامات اور دعوؤں کا محکم اور دندان شکن جواب دے چکے ہیں جو اسلامی حکومت اور عوام کے درمیان اختلافات کا بیج بونے میں سرگرم ہیں۔ ایرانی حکومت اور عوام دھمکیوں اور جنگ افروز سرگرمیوں پر مشتمل امریکی سیاست کی اعلانیہ اور بھرپور مذمت کرتے ہیں، کیونکہ اس سے امریکہ کی وحشیانہ اور جارحانہ فطرت کی نشاندہی ہوتی ہے۔ اور امریکی حکمرانوں کے جارحانہ اخلاق اور غیر منطقی رَوَیے سے اس ظالم طاقت کی کمزور اور غیر محفوظ بنیادوں کا بھی پتہ چلتا ہے۔

ایرانی حکومت اور عوام دنیا کی تمام مسلمان قوموں کو اتحاد کی دعوت دیتے ہیں۔ ہم اپنی اسلامی اخوت وبرادری کو اور زیادہ مستحکم بنانے کے لئے دنیا کے تمام اسلامی ملکوں کی طرف تعاون

اور دوستی کا ہاتھ بڑھاتے ہیں۔ اسلامی دنیا کے تمام مسلم علما و دانشور اور ماہرین سیاست پر یہ ذمے داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے عوام کے درمیان اتحاد، مقابلے و مزاحمت اور اسلامی بیداری کے درس کو بار بار دُہراتے رہیں اور امتِ اسلامیہ کے ابھرتے ہوئے نوجوانوں کو عظیم حوادث جھیلنے اور بھاری امانتوں کے بوجھ اپنے کاندھوں پر اٹھانے اور دنیا میں ایک متحد اور طاقتور امتِ اسلامیہ کی تشکیل کی راہ میں ہمہ تن سرگرم رکھیں۔

حج اس عظیم و مبارک جدوجہد کے لئے ایک عظیم نقطۂ آغاز اور لامتناہی وسیلے کی حیثیت رکھتا ہے۔ بارگاہِ عالیۂ خداوندی میں دست بہ دعا ہوں کہ وہ آپ سبھی لوگوں کو معنویت و معرفت کے اس ذخیرے سے پوری طرح مالا مال ہو کر اپنے وطن واپسی کی توفیق عطا فرمائے اور امتِ اسلامیہ کو حضرت ولی اللہ الاعظم کی دعاؤں کا مصداق قرار فرمائے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سید علی خامنہ ای

۵ ذی الحجہ ۱۴۲۲ھ

❁❁❁

حواشی:

(۱) بیشک یہ تمہارا دین ایک ہی دین اسلام ہے اور میں تم سب کا پروردگار ہوں' لہٰذا میری عبادت کیا کرو۔ (سورۂ انبیا۔ آیت ۹۲)

(۲) خبردار شیطان کی عبادت نہ کرنا۔ (سورۂ یٰسین۔ آیت ۶۰)

(۳) اللہ اور اس کا رسول مشرکین سے بیزار ہیں۔ (سورۂ توبہ۔ آیت ۳)

(۴) آؤ ایک منصفانہ کلمے پر اتفاق کرلیں۔ (سورۂ آلِ عمران۔ آیت ۶۴)

(۵) اور یقیناً اللہ ان کی مدد پر قدرت رکھنے والا ہے۔ (سورۂ حج۔ آیت ۳۹)